پریس ریلیز

الازہر کا کردار یہ نہیں ہے اے علمائے الازہر! آپ کا کردار غزہ کے لوگوں کی حمایت اور فلسطین کی آزادی کے لیے امت اور اس کی فوجوں کو متحرک کرانا ہے

(عربی سے ترجمہ)

جامعۃ الازہر نے کل بروز ہفتہ بمطابق 18 نومبر، 2023ء کو ایک بیان جاری کیا جس میں 'الفخورہ' اور 'تل الزطر' اسکولوں کے قتل عام کی مذمت کرتے ہوئے دنیا کی اقوام اور ان عرب و اسلامی اقوام کی خاموشی پر تنقید کی جنہوں نے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا کہ جس سے اللہ کے سامنے ان کے چہرے نور سے بھر جائیں۔ جامعۃ الازہر نے فلسطین کے لوگوں سے تعزیت کی، اور ان سے کہا کہ وہ مایوس نہ ہوں، کیونکہ آپ کا بدلہ اللہ کے پاس ہے، اور وہ الغالب ہے، جس پہ کسی کا زور نہیں چلتا۔ انہوں نے دنیا کے آزاد لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ صیہونیوں کی دہشت گردی، اور ان کے پیچھے کھڑے ہونے والوں، اور عالمی برادری کی خاموشی، اور قریب اور دور والوں کی ناکامی کے مقابلے میں متحد ہو جائیں۔ اور اپنی تمام تر قوت کے ساتھ بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کو نشانہ بنانے والی اس سیاہ جارحیت کو روکنے کے لیے دباؤ ڈالیں، اور اس کے جرائم، قتل عام اور بے گناہ فلسطینیوں کے خلاف جاری نسل کشی کو بے نقاب کریں۔

غزہ میں ہمارے لوگوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس پر دنیا خاموش نہیں ہے، بلکہ عالمی برادری، امت کے خلاف، یہودیوں کے جرائم میں برابر کی شریک ہے، اور ان کی مددگار ہے۔ جبکہ امت مسلمہ کے لوگوں کے پاس کوئی طاقت اور اختیار نہیں ہے، کیونکہ امت کو ان نظاموں نے بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے جو خود تو اس غاصب (یہودی) وجود کی حفاظت اور پہرہ داری کرتے ہیں اور امت کو اس یہودی وجود کے جرائم پر غصہ نکالنے اور اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے سے بھی روکتے ہیں۔ پس ہمارے حکمران ہی اس یہودی وجود کے محافظ ہیں،

اور اس کے جرم میں شریک ہیں، تو آپ ان سے کیسے توقع رکھتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا قدم اٹھائیں گے جو اللہ کے سامنے چہرے کو نور سے بھر دے گا؟ تو آپ ان سے کیا امید رکھتے ہیں؟!

اللہ کے سامنے چہرے کو نور سے بھر دینے والا واحد کام ان سرحدوں کو ہٹا کر پوری بابرکت سرزمین فلسطین کو آزاد کرانے کے لیے فوجوں کو حرکت میں لانا ہے، اور وہاں کے لوگوں کی حمایت کرنا ہے، اور اس شیطانی وجود کو اس کے تمام حامیوں سمیت جڑوں سے اکھاڑ پھینکنا ہے۔ اور یہ کام ایک اسلامی ریاست، یعنی ولایہ مصر میں نبوت کے نقشِ قدم پر قائم خلافت، کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

اور اس کے علماء اور شیوخ کی ذمہ داری صرف یہ نہیں ہے کہ وہ یہودیوں کے اعمال کی مذمتیں کریں، اور نہ ہی یہ ہے کہ وہ دنیا کے ان آزاد لوگوں سے خطاب کریں جن کے پاس کرنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔ بلکہ ان علماء کے خطاب کا رخ امت کی افواج کی طرف ہونا چاہیئے کہ غصب شدہ اسلامی سرزمین کو آزاد کرنے کے لیے جہاد کا جو حکم دیا گیا ہے، وہ اس پر عمل کریں، غزہ اور پورے فلسطین میں ہمارے مظلوم مسلمانوں کی حمایت کریں، اور ہر اس چیز کو دور کر دیں جو انھیں اس فرض سے روکتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ﴿وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُولَـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ ”اور وہ لوگ جو ایمان لائے، اور جنھوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں (یعنی مہاجرین)، اور وہ لوگ (انصار مدینہ) جنھوں نے انہیں پناہ دی اور ان کی نصرت کی، یہی لوگ سچے مؤمن ہیں۔ ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہے“۔ (الانفال: 8:74)

ولایہ مصر میں حزب التحریر کا میڈیا آفس